ZAUQ-E-TAHQEEQ
www.Zauq-e-Tahqeeq.com
editor@zauq-e-tahqeeq.com
ISSN PRINT: 2789-8776
ISSN ONLINE:2789-8784
Volume.7,Issue No.1 (2025)
(January to March)

کلام غالب اور اُردو کتب کے عنوانات ایک تحقیقی جائزہ

Kalam-e-Ghalib and Urdu Book Titles: A Research Review

صائمہ ممتاز

اسکالر، پی ایچ۔ڈی، شعبہ اقبال اسٹڈیز، اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور

محمد زمان

اسکالر، پی ایچ۔ڈی، شعبہ اُردو، یونیورسٹی آف سدرن پنجاب، ملتان

محمد ذیشان قادر

اسکالر، پی ایچ۔ڈی، شعبہ اُردو، یونیورسٹی آف سدرن پنجاب، ملتان

Saima Mumaz
Scholar PhD. Iqbal studies, The Islamia university of Bahawalpur
mumtazsaima492@gmail.com
Muhammad Zaman
Scholar, PhD Urdu, University of Southern Punjab, Multan
zamankawish412@gmail.com
Muhammad Zeeshan Qadir
Scholar, PhD Urdu, university of southern Punjab, Multan

Abstract:
Mirza Asadullah Khan Ghalib is not only a brilliant personality of the nineteenth century and a versatile poet and writer, but also enjoys equal popularity in every era. He is not only the seal of his era but also the forerunner of every new era.Mirza Ghalib's poetry has a thematic Turkishness, so despite the passage of one and a half hundred years, Ghalib still dominates the world of literature. In his work, the expression of thought and philosophy, the celebration of beauty and love, meaning-making, skepticism, existentialism, narcissism, satire and elegance, lofty imagination, observation of the universe, the greatness of man, contemporary trends, scientific consciousness, cultural clash, psychological conflict, love for nature, intertextuality, political chaos, social consciousness, innovation and fluidity, egoism, romanticism, symbolism, sadness and melancholy, a combination of hope and optimism, and a deviation from outdated traditions are found, which makes him great, unique and distinguished from the creators of every era.

Keywords: Ghalib, existentialism, narcissism, satire, elegance, lofty imagination, contemporary trends, scientific consciousness, cultural clash

مرزا اسد اللہ خان غالب نا صرف انیسویں صدی کی نابغہ روز گار شخصیت اور کثیر الجہات شاعر و ادیب ہیں، بلکہ ہر دور میں یکساں مقبولیت کے حامل ہیں۔ وہ صرف اپنے عہد کے خاتم ہی نہیں بلکہ ہر نئے دور کے نقیب بھی ہیں۔ ان کے فطری میلان، فکر و فلسفہ

،موضوعاتی و اسلوبیاتی تنوع اور جدت طبع نے انہیں ہر زمانے میں یگانہ رکھا ہے۔ان کے فارسی کلام کی نسبت اردو دیوان کو خاصی مقبولیت حاصل ہوئی۔ان کی شاعری میں فکر و آگہی کے اتنے جہان آباد ہیں کہ انیسویں صدی سے تاحال نقد و تحقیق کے نئے نئے پہلو سامنے آرہے ہیں اور ان کی شخصیت و فن پر لکھنے کا سلسلہ تواتر سے جاری ہے۔اس تناظر میں ڈاکٹر شکیل پتافی کی یہ رائے قابل تائید ہے "جن لوگوں نے اردو ادب کو بنیادیں فراہم کی ہیں،غالب ان میں سے ایک ہیں۔وہ ایک ایسی توانا اور بھرپور آواز ہے جس کی بازگشت سے ادب کی تمام اصناف متاثر ہوئی ہیں۔۔۔۔۔آخر اہل علم،اہل دانش،اہل نقد اور اہل فن پر غالب کا کون سا ایسا قرض واجب الآدا تھا کہ ڈیڑھ صدی سے زائد عرصہ گزر جانے کے باوجود یہ قرض اتارنے کے باوجود بڑھتا چلا جارہا ہے۔اس کی ایک وجہ یہ ہے دیگر پہلوؤں سے قطع نظر ہزار بارہ سو اشعار پر مشتمل اکیلا دیوان غالب،مضامین نو کے اتنے رنگوں کا حامل ہے کہ نئے مباحث کی روشنی میں اشعار کا جس قدر تجزیاتی مطالعہ کرتے چلے جائیں فکر و نظر کے اتنے نئے امکانات اجاگر ہوتے چلے جاتے ہیں۔جمالیات سے لے کر نفسیات تک متعدد علوم کی ہماہمی میں افکار و تصورات کے نئے زاویے سامنے آتے جاتے ہیں اور اہل نظر کو ان متنوع تصورات کی کھوج میں مبسوط جلدیں رقم کرنی پڑ جاتی ہیں۔حیران کن بات ہے کہ وہ نہ تو میر درد کی مانند عملی صوفی تھے اور نہ ہی فرائیڈ کی مانند تحلیل نفسی کے ماہر۔وہ اقبال کی مانند کسی منضبط نظام فکر کے فلاسفر بھی نہ تھے اور نہ فیض کی طرح ترقی پسند۔لیکن آج ان سب کے لیے ان کے کلام میں سے اشعار دستیاب ہیں۔مابعد الطبیعیات،اخلاقیات،عصری شعور،انکشاف ذات،تصور غم،طنز و مزاح گویا زندگی کا شاید ہی کوئی ایسا پہلو ہو جس پر غالب کی نگاہ نہ گئی ہو اور انہوں نے اس کے بارے میں اظہار خیال نہ کیا ہو۔ان جیسے کئی موضوعات میں ان کی ایمائیت کے جوہر منور ہیں۔"(۱)مرزا غالب کی شاعری کلاسیکیت اور جدیدیت کا حسین امتزاج ہے۔وہ اپنی شاعری کو خود گنجینہ معنی قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں:

"گنجینہ معنی کا طلسم اس کو سمجھیے
جو لفظ کہ غالب!مرے اشعار میں آوے"(۲)

مرزا غالب کی شاعری میں موضوعاتی بوقلمونی موجود ہے اس لیے ڈیڑھ سو سال گزرنے کے باوجود غالب عالم ادبیات پر آج بھی غالب ہے۔ان کے ہاں فکر و فلسفہ کا بیان،حسن و عشق کی بزم آرائیاں،معنی آفرینی،تشکیک پسندی،وجودیت،نرگسیت،طنز و ظرافت،بلند تخیل،مشاہدہ کائنات،عظمت انسان،عصری میلان،سائنسی شعور،تہذیبی تصادم،نفسیاتی کشمکش،فطرت سے محبت،بین المتونیت،سیاسی انتشار،معاشرتی شعور،جدت و روانی،انانیت،رومانیت،رمزیت،حزن و ملال،یاسیت و رجائیت کا امتزاج،اور فرسودہ روایات سے انحراف ملتا ہے،جو انہیں ہر دور کے تخلیق کار سے قد آور،منفرد و ممتاز رکھے ہوئے ہے۔مرزا غالب کی شاعری کے موضوعاتی ،اسلوبیاتی،جمالیاتی پہلوؤں اور شاعرانہ عظمت کے تناظر میں ماہر القادری رقم طراز ہیں:

"مرزا غالب کی شاعری اردو کا سہاگ ہے،اردو کی آبرو ہے،اردو کا گراں قدر سرمایہ ہے۔"(۳)

غالب مغلیہ سلطنت کے زوال اور برطانوی استعمار کی تباہ کاریوں کے عینی شاہد تھے اس لیے ان کی شاعری میں وجودی بحران،صوفیانہ افکار،انسانی اور کائناتی حقائق کی بازگشت سنائی دیتی ہے۔ غالب کی شاعرانہ عظمت سے کسی کو بھی مفر نہیں،اس کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ ایک روایت کے مطابق جب نواب حسام الدین نے مرزا غالب کا کلام لکھنؤ میں میر تقی میر کو دکھایا تو انہوں نے یہ تاریخی کلمات کہے:

"اگر اس لڑکے کو کوئی کامل استاد مل گیا اور اسنے اس کو سیدھے راستے پر ڈال
دیا تو لاجواب شاعر بن جائے گا ورنہ مہمل بکنے لگے گا۔"(۴)

درج بالا اقتباس کے مطالعہ سے یہ وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ غالب کی شاعرانہ عظمت کا اعتراف غالب کے دور میں ہی شروع ہو گیا تھا۔ عہد غالب سے تاحال مرزا غالب کی شخصیت و فن کے اعتراف میں سیکڑوں کتب، تحقیقی مقالات، تنقیدی مضامین، کالم ،رسائل کے خاص نمبر اور شروحات شائع کی گئی ہیں۔ مرزا غالب کی زندگی پر فلمیں بنائی گئیں، ان کے کلام کو میڈیا کو ریج کے توسط سے نشر کیا گیا، کلام غالب کو مختلف مصوروں نے اپنے فن سے مصور کیا اور خوبصورت تصویری قالب میں ڈھال دیا، متعدد شعراء نے غالب کی زمینوں میں شاعری کی گویا ہر طرح سے مرزا غالب کی شخصیت و فن کی عظمت کا اعتراف کیا گیا۔ اس سلسلے کی ایک منفرد کڑی یہ بھی ہے کہ غالب کے معاصرین سے لے کر عہد حاضر تک کے متعدد تخلیق کاروں نے اپنی تصانیف کے عنوانات مرزا غالب کے اشعار سے مستعار لیے ہیں اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں لیا جا سکتا کہ وہ اپنی تصانیف کے عنوانات رکھنے سے قاصر تھے بلکہ وہ دراصل غالب کی شاعرانہ عظمت کے معترف ہیں اور اپنی کتاب کا عنوان غالب کی تراکیب سے ماخوذ کر کے ایک طرح سے غالب کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کسی بھی کتاب کا "عنوان" محض ایک علامتی دروازہ نہیں بلکہ فن پارے کی فکری اور جمالیاتی دنیا میں داخلے کی پہلی صورت ہوتا ہے۔ عنوان سے ہی کتاب کے مزاج کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ اردو کتب کے عنوانات ہمیشہ سے قاری کو متوجہ کرنے اور متن کی معنوی جہتوں کو اجاگر کرنے میں بنیادی کردار ادا کرتے آئے ہیں۔ غالبؔ کا کلام چونکہ کثیر المعنویت، رمزیت اور فلسفیانہ اسلوب کا حامل ہے، اس لیے کلام غالب سے ماخوذ کتب کے عنوانات موضوعاتی انفرادیت اور اہمیت کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ مضمون ہذا میں دیوان غالب اردو سے ایسے اشعار منتخب کئے گئے ہیں، جن سے مختلف کتب و رسائل کے عنوانات مستعار لیے گئے ہیں۔ ان نایاب اشعار کو حروف تہجی کی ترتیب سے مع کتب کے عنوانات، صنف اور مصنفین کے نام، باذوق قارئین اور مداحین غالب کی خدمت میں پیش کر دیا ہے، ملاحظہ فرمائیے:

(آ)

"آتے ہیں غیب سے یہ مضامیں خیال میں
غالب صریر خامہ نوائے سروش ہے"(۵)

"صریر خامہ" (ادبی کالم) محمد سلیم سالک

"صریر خامہ" (مضامین) صلاح الدین احمد

"صریر خامہ" (شاعری) سید آل احمد

"صریر خامہ" (نثر) ڈاکٹر مختار ظفر

"صریر خامہ" (نثر) عابد اللہ غازی

"نوائے سروش" (شرح دیوان غالب) غلام رسول مہر

"نوائے سروش" (تحقیق و تنقید) ڈاکٹر رفیعہ شبنم

"نوائے سروش" (مضامین) عبد الواحد کاظم

آئینہ کیوں　　نہ　　دوں کہ تماشا کہیں جسے
ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہیں جسے
(دیوان غالب، ص ۲۰)
"تماشا کہیں جسے" (طنز و مزاح) مشکور حسین یاد
"ایسا کہاں سے لاؤں کہ تم سا کہیں جسے" (ناول)
فیضان احمد

آہ کو چاہیے اک عمر اثر ہونے تک
کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک
(دیوان غالب، ص ۱۱۱)
"تری زلف کے سر ہونے تک" (ناول) اقراء صغیر
احمد
"زلف کے سر ہونے تک" (ناول) ٹھاکر پونجی
(۱)

از مہر تابہ ذرہ دل و دل ہے آئنہ
طوطی کو شش جہت سے مقابل ہے آئنہ
(دیوان غالب، ص ۱۷۸)
"مقابل ہے آئینہ" (خاکے) خالد حسن

اے ساکنان کوچہ دلدار! دیکھنا
تم کو کہیں جو غالب آشفتہ سر ملے
(دیوان غالب، ص ۲۱۱)
"غالب آشفتہ سر" (تنقید) مہر علی ندیم، لطیف الزماں
خاں

اصل شہود و شاہدو مشہود ایک ہے
حیراں ہوں پھر مشاہدہ ہے کس حساب میں
(دیوان غالب، ص ۱۳۵)
"شاہد و مشہود" (مضامین) رانا محمد شاہد

ایماں مجھے روکے ہے جو کھینچے ہے مجھے کفر
کعبہ مرے پیچھے ہے کلیسا مرے آگے

(دیوان غالب، ص ۲۶۴)

"کعبہ میرے پیچھے" (سفر نامہ) قمر حبیب خان

اس کی امت میں ہوں میں میرے رہیں کیوں کام بند
واسطے جس شہ کے غالب گنبد بے در کھلا

(دیوان غالب، ص ۳۶)

"گنبد بے در" (شاعری) حبیب جالب

اب میں ہوں اور ماتم یک شہر آرزو
توڑا جو تو نے آئینہ تمثال دار تھا

(دیوان غالب، ص ۴۰)

"ماتم شہر آرزو" (ناول) روف ظفر

"شہر آرزو" (شاعری) باقر مہدی

(ب)

بوئے گل، نالۂ دل، دود چراغ محفل
جو تری بزم سے نکلا سو پریشاں نکلا

(دیوان غالب، ص ۲۵)

"دود چراغ محفل" (سوانح عمری) علامہ شورش کاشمیری

"دود چراغ محفل" (سوانح) سید حسام الدین راشدی

"دود چراغ محفل" (ڈرامہ) رفیع سلطانہ

بزم شہنشاہ میں اشعار کا دفتر کھلا
رکھیو یا رب یہ در گنجینۂ گوہر کھلا

(دیوان غالب، ص ۳۵)

"دفتر کھلا" (کالموں کا مجموعہ) ڈاکٹر یونس حسنی

"گنجینہ گوہر کھلا" (خاکے) صادق الخیری

"گنجینہ گوہر" (خاکے) شاہد احمد دہلوی

بازیچۂ اطفال ہے دنیا مرے آگے
ہوتا ہے شب و روز تماشا مرے آگے

(دیوان غالب، ص ۲۶۴)

"دنیا میرے آگے" (سفر نامہ) جمیل الدین عالی
"دنیا میرے آگے" (شاعری) ندا فاضلی
"تماشا میرے آگے" (سفر نامہ) جمیل الدین عالی
"تماشا میرے آگے" (نثر) زبیر رضوی

بس کے ہوں غالب اسیری میں بھی آتش زیر پا
موے آتش دیدہ ہے حلقہ مری زنجیر کا
(دیوان غالب، ص ۲۰)
"آتش زیر پا" (افسانوی مجموعہ) بانو قدسیہ

بلبل کے کاروبار پہ ہیں خندہ ہائے گل
کہتے ہیں جس کو عشق خلل ہے دماغ کا
(دیوان غالب، ص ۵۸)
"کہتے ہیں جس کو عشق" (افسانہ) خواجہ احمد عباس
"کہتے ہیں جس کو عشق" (ناول) کنزا ظفر

بر روے شش جہت در آئینہ باز ہے
یاں امتیاز ناقص و کامل نہیں رہا
(دیوان غالب، ص ۶۶)
در آئینہ" (شاعری) رفیع الدین راز
"در آئینہ" (شاعری) معین نجمی

بہ رنگ کاغذ آتش زدہ نیرنگ بے تابی
ہزار آئینہ دل باندھے ہے بال یک پتیدن پر
(دیوان غالب، ص ۹۵)
"ہزار آئینہ" (شاعری) فیروز ناطق خسرو

بخشے ہے جلوۂ گل، ذوق تماشا غالب!
چشم کو چاہیے ہر رنگ میں وا ہو جانا
(دیوان غالب، ص ۷۳)
"ذوق تماشا غالب" (تحقیق و تنقید) ڈاکٹر وزیر آغا

بنا کر فقیروں کا ہم بھیس غالب
تماشائے اہل کرم دیکھتے ہیں
(دیوان غالب، ص ۱۳۲)
"تماشائے اہل کرم" (طنز و مزاح) کرنل مسعود اختر
شیخ
"تماشائے اہل کرم" (سفر نامہ) پروفیسر ایاز کیانی
"تماشائے اہل کرم" (نثر) لئیق اختر
"تماشائے اہل کرم" (نثر) مرزا ظفر الحسن
(پ)
پڑیے گر بیمار تو کوئی نہ ہو تیماردار
اور اگر مر جایئے تو نوحہ خواں کوئی نہ ہو
(دیوان غالب، ص ۱۷۸)
"پڑیے گر بیمار" (مزاحیہ خاکے) نائلہ صدیقی

پھونکا ہے کس نے گوش محبت میں اے خدا
افسونِ انتظار، تمنا کہیں جسے
(دیوان غالب، ص ۲۸۳)
"تمنا کہیں جسے" (تحقیق و تنقید) صدیق الرحمن
قدوائی

پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے؟
کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا؟
(دیوان غالب، ص ۷۲)
"غالب کون ہے؟" (تحقیق و تنقید) قدرت نقوی
"غالب کون ہے؟" (تحقیق و تنقید) سلیم احمد
"غالب کون ہے؟" (تحقیق و تنقید) سید محمد مہدی
"غالب کون ہے؟" (نثر) شریف الحسن

پھر دیکھیے انداز گل افشانی گفتار

رکھ دے کوئی پیمانہ صہبا مرے آگے

(دیوان غالب، ص ۲۶۴)

"گل افشانی گفتار" (مزاحیہ مضامین) اقبال ساغر صدیقی

(ت)

تالیف نسخہ ہائے وفا کر رہا تھا میں
مجموعۂ خیال ابھی فرد فرد تھا

(دیوان غالب، ص ۲۶)

"نسخہ ہائے وفا" (کلیات) فیض احمد فیض

"نسخہ ہائے وفا" (نثر) ڈاکٹر محمد داؤد رہبر

"مجموعہ خیال" (شاعری) منیر فاطمی

تمثال جلوہ عرض کر اے حسن کب تلک
آئینہ خیال کو دیکھا کرے کوئی

(دیوان غالب، ص ۳۸۸)

"آئینہ خیال" (تحقیق و تنقید) ڈاکٹر شفیق الرحمٰن الہ آبادی

"آئینہ خیال" (مضامین) ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی

تو اور آرائشِ خم کاکل
میں اور اندیشہ ہائے دور دراز

(دیوان غالب، ص ۱۰۲)

"خم کاکل" (شاعری) سیف الدین سیف

ترا انداز سخن شانۂ زلف الہام
تری رفتار قلم ، جنبش بال جبریل

(دیوان غالب، ص ۳۱۲)

"بال جبریل" (شاعری) علامہ محمد اقبال

تھی وہ اک شخص کے تصور سے
اب وہ رعنائی خیال کہاں؟
(دیوان غالب، ص ۱۱۸)
"رعنائی خیال" (انشائیے) شفیع ہمدم

تھا میں گلدستہ احباب کی بندش کی گیاہ
متفرق ہوے میرے رفقا میرے بعد
(دیوان غالب، ص ۳۷۷)
"گلدستہ احباب" (خاکے) اسلم فرخی

تھیں بنات النعش گردوں، دن کو پردے میں نہاں
شب کو ان کے جی میں کیا آئی کہ عریاں ہو گئیں؟
(دیوان غالب، ص ۱۵۰)
"بنات النعش" (ناول) ڈپٹی نذیر احمد

(ج)

جب وہ جمال دل فروز صورت مہر نیم روز
آپ ہی ہو نظارہ سوز پردے میں منہ چھپائے کیوں؟
(دیوان غالب، ص ۱۵۹)
"مہر نیم روز" (تاریخ مغلیہ) مرزا غالب
"مہر نیم روز" (ترجمہ) عبد الرشید فاضل
"مہر نیم روز" (ترجمہ) لطیف الزمان خان

جہاں تیرا نقش قدم دیکھتے ہیں
خیاباں خیاباں ارم دیکھتے ہیں
(دیوان غالب، ص ۱۳۱)
"خیاباں خیاباں ارم" (نعتیہ مجموعہ) عبد الرحمن خالد

جو یہ کہے کہ ریختہ کیوں کہ ہو رشک فارسی
گفتۂ غالب ایک بار پڑھ کے اسے سنا کے یوں

(دیوان غالب صفحہ ۱۶۲)

"گفتہ غالب" (شرح کلام غالب) شیما مجید

جلا ہے جسم جہاں دل بھی جل گیا ہو گا
کریدتے ہو جو اب راکھ جستجو کیا ہے؟

(دیوان غالب، ص ۲۳۵)

"جستجو کیا ہے؟" (خاکے) ڈاکٹر صادقہ ذکی

"جستجو کیا ہے؟" (سوانح حیات) انتظار حسین

(خ)

خیال مرگ کب تسکیں دل آزردہ کو بخشے
مرے دام تمنا میں ہے اک صید زبوں وہ بھی

(دیوان غالب، ص ۱۸۳)

"صید زبوں" (ناول) مجنوں گورکھپوری

(د)

دل ناداں تجھے ہوا کیا ہے؟
آخر اس درد کی دوا کیا ہے؟

(دیوان غالب، ص ۲۱۳)

"درد کی دوا کیا ہے" (ڈرامہ) انتظار حسین

دیا ہے دل اگر اس کو بشر ہے کیا کہیے؟
ہوا رقیب تو ہو، نامہ بر ہے، کیا کہیے؟

(دیوان غالب، ص ۲۵۴)

"بشر ہے کیا کہیے" (ناول) عابد علی عابد

درد دل لکھوں کب تک جاؤں ان کو دکھلاؤں
انگلیاں فگار اپنی، خامہ خونچکاں اپنا

(دیوان غالب، ص ۶۹)

"انگلیاں فگار اپنی" (شاعری) سید ضمیر جعفری

"انگلیاں فگار اپنی" (شاعری) دلاور فگار

"انگلیاں فگار اپنی" (شاعری) زبیر رضوی

دیر و حرم آئینۂ تکرار تمنا
واماندگی شوق تراشے ہے پناہیں

(دیوان غالب، ص ۳۸۳)

"واماندگی شوق" (افسانے) بانو قدسیہ

دل مرا سوز نہاں سے بے محابا جل گیا
آتش خاموش کی مانند گویا جل گیا

(دیوان غالب، ص ۲۳)

"آتش خاموش" (شاعری) احسان دانش

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت، درد سے بھر نہ آئے کیوں؟
روئیں گے ہم ہزار بار، کوئی ہمیں ستائے کیوں؟

(دیوان غالب، ص ۱۵۸)

"سنگ و خشت" (طنز و مزاح) کنہیالال کپور

دام ہر موج میں ہے حلقہ صد کام نہنگ
دیکھیں کیا گزرے ہے قطرے پہ گُہر ہونے تک

(دیوان غالب، ص ۱۱۱)

"قطرے پہ گہر ہونے تک" (ناول) غزالی قمر اعجاز
"قطرے سے گہر ہونے تک" (ناول) حجاب امتیاز علی
"قطرے سے گہر ہونے تک" (ناول) صالحہ عابد حسین
"قطرے سے گہر ہونے تک" (ناول) بلقیس کنول
"گہر ہونے تک" (ناول) وصی اقبال
"گہر ہونے تک" (شاعری) شفیق بریلوی
"گہر ہونے تک" (مضامین) حمید اللہ سیٹھی
"گہر ہونے تک" (کہانیاں) صوفیہ کاشف

"گہر ہونے تک" (آپ بیتی) میکلم ایکس

(ذ)

ذکر اس پری وش کا اور پھر بیاں اپنا
بن گیا رقیب آخر تھا جو رازداں اپنا

(دیوان غالب، ص ۶۹)

"ذکر اس پری وش کا" (انشائیے) ڈاکٹر انور سدید

"ذکر اس پری وش کا" (خاکے) یونس جاوید

"ذکر اس پری وش کا" (خاکے / مضامین) نسیمہ تراب الحسن

"ذکر اس پری وش کا" (ڈرامہ) جارج برنارڈ شا
مترجم، شاہد احسان خالد

"ذکر اس پری وش کا" (شاعری) رفعت سروش

"ذکر اس پری وش کا" (شاعری) رفیق پہلی بھیتی

(ر)

رو میں ہے رخش عمر کہاں دیکھیے تھمے
نے ہاتھ باگ پر ہے نہ پا ہے رکاب میں

(دیوان غالب، ص ۱۳۵)

"رو میں ہے رخش عمر" (خود نوشت) عبد السلام خورشید

(س)

سب کہاں کچھ لالہ وگل میں نمایاں ہو گئیں
خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہو گئیں

(دیوان غالب، ص ۱۵۰)

"کیا صورتیں ہوں گی" (مضامین) پروفیسر شہباز علی

"خاک میں صورتیں" (شاعری) فضا اعظمی

"خاک میں پنہاں صورتیں" (نثر) سید محمد قاسم

سر کھجاتا ہے جہاں زخم سر اچھا ہو جائے
لذت سنگ، بہ اندازہ تقریر نہیں

(دیوان غالب، ص۱۲۹)

"لذت سنگ" (افسانے) سعادت حسن منٹو

(ش)

شمع بجھتی ہے تو اس میں سے دھواں اٹھتا ہے
شعلۂ عشق سیہ پوش ہوا میرے بعد

(دیوان غالب، ص۸۳)

"شعلۂ عشق سیہ پوش ہوا" (نثر) ڈاکٹر ابرار
عبدالسلام، شاکر حسین شاکر

صرف اعدا اثر شعلۂ دود دوزخ
وقف احباب گل و سنبل و فردوس بریں

(دیوان غالب، ص۲۹۸)

"فردوس بریں" (ناول) عبدالحلیم شرر

(ط)

طبع ہے مشتاق لذتہاے حسرت کیا کروں؟
آرزو سے ہے شکست آرزو مطلب مجھے

(دیوان غالب، ص۲۵۸)

"شکست آرزو" (ناول) حمید کاشمیری
"شکست آرزو" (ناول) معین شاہد
"شکست آرزو" (نثر) پروفیسر ڈاکٹر سید سجاد حسین
"شکست آرزو" (شاعری) ڈاکٹر ریاض راہی

(ع)

عشق پر زور نہیں ہے یہ وہ آتش غالب
کہ لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بنے

(دیوان غالب، ص۲۴۷)

"عشق پر زور نہیں" (ناول) عادل رشید
"بجھائے نہ بنے" (ناول) ضیا عظیم آبادی

عشق مجھ کو نہیں ،وحشت ہی سہی

مری وحشت تری شہرت ہی سہی

(دیوان غالب، ص۱۹۷)

"وحشت ہی سہی" (افسانے) نیلم احمد بشیر

"وحشت ہی سہی" (شاعری) کامران ندیم

عاشقی صبر طلب اور تمنا بے تاب

دل کا کیا رنگ کروں خون جگر ہونے تک

(دیوان غالب، ص۱۱۱)

"اور تمنا بے تاب" (ناول) زہرا رضویہ

"تمنا بے تاب" (آپ بیتی) رشید امجد

"دل کا کیا رنگ کروں" (ناول) جاوید ایم

دل کا کیا رنگ کروں" (شاعری) انور شعور

"خون جگر ہونے تک" (ناول) فضل کریم فضلی

"خون جگر" (ڈرامہ) آغا حشر کاشمیری

علی الرغم دشمن شہید وفا ہوں

مبارک مبارک سلامت سلامت

(دیوان غالب، ص۷۸)

"شہید وفا" (ڈرامے) عبدالحلیم شرر

عمر میری ہوگئی صرف بہار حسن یار

گردش رنگ چمن ہے ماہ و سال عندلیب

(دیوان غالب، ص۳۷۶)

"گردش رنگ چمن" (ناول) قرۃ العین حیدر

"ماہ و سال عندلیب" (تحقیق و تنقید) ڈاکٹر نجیب جمال

(غ)

غالب خستہ کے بغیر کون سے کام بند ہیں؟

روئیے زار زار کیا؟ کیجئے ہائے ہائے کیوں؟

(دیوان غالب، ص۱۶۰)

"غالب خستہ کے بغیر" (تنقید) پروفیسر نواز صدیقی
"غالب خستہ کے بغیر" (مضامین) غلام احمد فرقت کاکوری
"غالب خستہ کے بغیر" (ڈرامے) جمیل شیدائی

غالب برا نہ مان، جو واعظ برا کہے
ایسا بھی ہے کوئی کہ سب اچھا کہیں جسے
(دیوان غالب، ص ۲۸۴)

"غالب برا نہ مان" (مقالات) ریاض صدیقی
"غالب سب اچھا کہیں جسے" (تنقید) پروفیسر کرار حسین
غالب سب اچھا کہیں جسے" (نعتیہ شاعری) انعام گوالیاری

غم ہستی کا اسد کس سے ہو جز مرگ علاج
شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک
(دیوان غالب، ص ۱۱۲)

"شمع ہر رنگ میں جلتی ہے" (آپ بیتی) ڈاکٹر مبارک علی
"شمع ہر رنگ میں جلتی ہے" (ناول) نسیم انجم
"سحر ہونے تک" (شاعری) جاں نثار اختر
"سحر ہونے تک" (ناول) آغا جان کاشمیری
"سحر ہونے تک" (ناول) ریحانہ عبداللہ
"سحر ہونے تک" (ڈرامے) ناصر شمسی
"سحر ہونے تک" (تاریخ و ترجمہ) ڈاکٹر ریاض شیخ
"سحر ہونے تک" (کالموں کا مجموعہ) ڈاکٹر عبدالقدیر خان

غنچہ تا شگفتنہا　　برگ　　عافیت　　معلوم
باوجود دل جمعی خواب گل پریشاں ہے

(دیوان غالب، ص ۲۰۶)

"خواب گل پریشاں ہے" (شاعری) احمد فراز

(ق)

قید میں یعقوب نے لی گو نہ یوسف کی خبر
لیکن آنکھیں روزنِ دیوار زنداں ہو گئیں

(دیوان غالب، ص ۱۵۰)

"روزن دیوار سے" (کالم) عطاالحق قاسمی

"پس دیوار زنداں" (آپ بیتی) آغا شورش کاشمیری

قاصد کے آتے آتے خط اک اور لکھ رکھوں
میں جانتا ہوں جو وہ لکھیں گے جواب میں

(دیوان غالب، ص ۱۳۲)

"قاصد کے آتے آتے" (مکاتیب) امجد اسلام امجد

قمری کف خاکسترو بلبل قفس رنگ
اے نالہ! نشان جگر سوختہ کیا ہے؟

(دیوان غالب، ص ۲۸۵)

"نشان جگر سوختہ" (آپ بیتی) ڈاکٹر سلیم اختر

(ک)

کاو کاو سخت جانیہاے تنہائی نہ پوچھ
صبح کرنا شام کا لانا ہے جوے شیر کا

(دیوان غالب، ص ۲۰)

"صبح کرنا شام کا" (آپ بیتی) آفاق صدیقی

"صبح کرنا شام کا" (شاعری) جلیس نجیب آبادی

"جوئے شیر" (شاعری) آنند نرائن ملا

"جوئے شیر" (شاعری) عبدالحمید عدم

کچھ تو پڑھیے کہ لوگ کہتے ہیں
آج　　غالب　　غزل　　سرا　　نہ　　ہوا

(دیوان غالب، ص ۵۴)

"غزل سرا" (تنقیدی مضامین) مجنوں گورکھ پوری

کیا وہ نمرود کی خدائی تھی؟
بندگی میں مرا بھلا نہ ہوا

(دیوان غالب، ص ۵۳)

"نمرود کی خدائی" (افسانے) سعادت حسن منٹو

کیا غم خوار نے رسوا، لگے آگ اس محبت کو
نہ لاوے تاب جو غم کی وہ میرا رازداں کیوں ہو

(دیوان غالب، ص ۱۷۶)

"کیا غم خوار نے رسوا" (ناول) ممتاز لیاقت

کوئی میرے دل سے پوچھے ترے تیر نیمکش کو
یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

(دیوان غالب، ص ۴۵)

"تیر نیم کش" (مزاحیہ شاعری) عنایت علی خان

کیا فرض ہے کہ سب کو ملے ایک سا جواب
آؤ نہ ہم بھی سیر کریں کوہ طور کی

(دیوان غالب، ص ۲۸۶)

"آؤ نہ ہم بھی سیر کریں کوہ طور کی" (سفر نامہ) سید حبیب اکبر نقوی

کیا بیاں کر کے مرا روئیں گے یار؟
مگر آشفتہ بیانی میری

(دیوان غالب، ص ۲۳۹)

"آشفتہ بیانی میری" (آپ بیتی) رشید احمد صدیقی

کوہ کے ہوں بار خاطر گر صدا ہو جایئے
بے تکلف! اے شرار جستہ! کیا ہو جایئے
(دیوان غالب، ص۲۷۸)
"بار خاطر" (مزاحیہ خطوط) شوکت تھانوی

(گ)

گنجینۂ معنی کا طلسم اس کو سمجھیے
جو لفظ کہ غالب! مرے اشعار میں آوے
(دیوان غالب، ص۲۲۷)
"گنجینۂ معنی" (شرح دیوان غالب) ڈاکٹر جعفر رضا

گو ہاتھ کو جنبش نہیں آنکھوں میں تو دم ہے
رہنے دو ابھی ساغر و مینا مرے آگے
(دیوان غالب، ص۲۶۵)
"آنکھوں میں تو دم ہے" (شاعری) خاور اعجاز

(ل)

لکھتے رہے جنوں کی حکایات خونچکاں
ہر چند اس میں ہاتھ ہمارے قلم ہوے
(دیوان غالب، ص۲۲۰)
"لکھتے رہے جنوں کی حکایت" (مضامین) الطاف گوہر
"ہاتھ ہمارے قلم ہوئے" (افسانوی مجموعہ) راجندر سنگھ بیدی

(م)

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
تو نے وہ گنجہاے گرانمایہ کیا کیے؟
(دیوان غالب، ص۲۰۰)
"گنج ہائے گراں مایہ" (خاکے) رشید احمد صدیقی

مجبوری و دعواے گرفتاری الفت
دست تہ سنگ آمدہ پیمان وفا ہے

(دیوان غالب، ص ۲۸۵)

"دست تہہ سنگ" (شاعری) فیض احمد فیض

"پیمان وفا" (شاعری) علامہ جمیل مظہری

میں چمن میں کیا گیا گویا دبستاں کھل گیا
بلبلیں سن کر مرے نالے غزل خواں ہو گئیں

(دیوان غالب، ص ۱۵۱)

"گویا دبستان کھل گیا" (مکاتیب) محمد علی رضا

ردولوی مرتبہ، ہما بیگم

"گویا دبستان کھل گیا" (خاکے / مضامین) نسیمہ

تراب الحسن

(ن)

نقش فریادی ہے کس کی شوخی تحریر کا؟
کاغذی ہے پیرہن ہر پیکر تصویر کا

(دیوان غالب، ص ۲۰)

"نقش فریادی ہے کس کی شوخی تحریر کا" مستنصر

حسین تارڑ؛ ایک شخصیت۔ ایک عہد" (تنقید

) ڈاکٹر امین علی

"نقش فریادی" (شاعری) فیض احمد فیض

نقش فریادی (مجلہ) ڈاکٹر نصیر احمد اسد

"شوخی تحریر" (شاعری) شاد عارفی

"شوخی تحریر" (شاعری) سید محمد جعفری

"شوخی تحریر" (مزاحیہ مضامین) اقبال ساغر صدیقی

"کاغذی ہے پیرہن" (آپ بیتی) عصمت چغتائی

"کاغذی ہے پیرہن" (شاعری) فارغ بخاری

"کاغذی ہے پیرہن" (ناول) حسن زمانی عالمگیر

"کاغذی پیرہن" (مجلہ، لاہور) شاہد شیدائی

نہ چھوڑی حضرت یوسف نے یاں بھی خانہ آرائی
سفیدی دیدۂ یعقوب کی پھرتی ہے زنداں پر

(دیوان غالب، ص ۹۱)

"دیدۂ یعقوب" (شاعری) عرش صدیقی

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں، لیکن
بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے

(دیوان غالب، ص ۲۷۶)

"نکلنا خلد سے" (افسانے) فیصل لیاقت علی

"تیرے کوچے سے ہم نکلے" (ڈرامے) ناصر شمسی

نے گل نغمہ ہوں نہ پردۂ ساز
میں ہوں اپنی شکست کی آواز

(دیوان غالب، ص ۱۰۲)

"میں ہوں اپنی شکست کی آواز" (خود نوشت) پروفیسر صدیق شاہد مرزا

"شکست کی آواز" (ناول) قاضی عبد الستار

"شکست کی آواز" (ناول) عبد الصمد

"گل نغمہ" (شاعری) فراق گورکھپوری

(و)

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
سفینہ چاہیے اس بحر بے کراں کے لیے

(دیوان غالب، ص ۲۹۲)

"مدح باقی ہے" (نعتیہ مجموعہ) مظہر حسین مظہر

وحشت و شیفتہ اب مرثیہ کہویں شاید
مر گیا غالب آشفتہ نوا کہتے ہیں

(دیوان غالب، ص ۱۲۰)

"غالب آشفتہ نوا" (تنقید) آفتاب احمد

وسعت سعی کرم دیکھ کہ سرتا سر خاک
گزرے ہے آبلہ پا ابر گہر بار ہنوز

(دیوان غالب، ص ۱۰۱)

"آبلہ پا" (ناول) رضیہ فصیح احمد

"ابر گہربار" (مثنوی) مرزا غالب

"ابر گہربار" (ترجمہ کلام غالب) رفیق خاور

"ابر گہربار" (تاریخ ملتان) جاوید اختر بھٹی

(ہ)

ہیں اور بھی دنیا میں سخنور بہت اچھے
کہتے ہیں کہ غالب کا ہے اندازِ بیاں اور

(دیوان غالب، ص ۹۴)

"اندازِ بیاں غالب" (تنقید) خواجہ الیاس اختر

"اندازِ بیاں اور" (انٹرویوز / تقریریں) عمران حسین چودھری

ہے کہاں تمنا کا دوسرا قدم یارب
ہم نے دشت امکاں کو ایک نقشِ پا پایا

(دیوان غالب، ص ۳۷۱)

"ہے کہاں تمنّا کا دوسرا قدم" (ترجمہ) چارلس ڈکنز، (مترجم) سید باقر علی شاہ

"تمنا کا دوسرا قدم" (شعری و نثری کلیات) صہبا وحید

"تمنا کا دوسرا قدم" (شاعری) قاصر مکرم پوری

"تمنا کا دوسرا قدم" (شاعری) پروین فنا سید

"دشت امکاں" (ناول) اصغر ندیم سید

ہر چند ہو مشاہدہ حق کی گفتگو
بنتی نہیں ہے بادہ و ساغر کہے بغیر

(دیوان غالب، ص ۸۸)

"مشاہدہ حق کی گفتگو" (سوانح عمری) پروفیسر محمد منور

ہے تجلّی تری سامانِ وجود
ذرہ بے پر تو خورشید نہیں
(دیوان غالب، ص ۱۳۱)
"سامان وجود" (افسانے) بانو قدسیہ

ہم ہیں مشتاق اور وہ بیزار
یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے؟
(دیوان غالب، ص ۲۱۳)
"ہم ہیں مشتاق" (انشائیہ) مشتاق قمر
ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے؟
تمھیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے ؟
(دیوان غالب، ص ۲۳۵)
"انداز گفتگو کیا ہے؟" (تنقید) شمس الرحمٰن فاروقی

ہم سخن فہم ہیں غالب کے طرفدار نہیں
دیکھیں اس سہرے سے کہ دے کوئی بڑھ کر سہرا
(دیوان غالب، ص ۳۰۶)
"ہم سخن فہم ہیں " (تنقیدی مضامین) ڈاکٹر طاہر تونسوی
"ہم سخن فہم ہیں" (تنقیدی مضامین) رفعت سروش

ہر غنچۂ گل صورت یک قطرہ خوں ہے
دیکھا ہے کسی کا جو حنا بستہ سر انگشت
(دیوان غالب، ص ۳۷۶)
"ایک قطرہ خون" (ناول) عصمت چغتائی
(ی)
یہ مسائل تصوف یہ ترا بیان غالب
تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا

(دیوان غالب، ص ۴۶)

"مسائل تصوف" (انتخاب کلام) میکش اکبر آبادی

یہ تیرا بیان غالب" (تنقید) عشرت رحمانی

"بیان غالب" (تنقید) ڈاکٹر محمد باقر

"تجھے ہم ولی سمجھتے" (افسانے) کشمیری لال ذاکر

"تجھے ہم ولی سمجھتے" (خاکے) ڈاکٹر ابرار عبد السلام

یہ پری چہرہ لوگ کیسے ہیں؟
غمزہ و عشوہ و ادا کیا ہے؟

(دیوان غالب، ص ۲۱۳)

"یہ پری چہرہ لوگ" (خاکے) شوکت ہاشمی

یاد تھیں ہم کو بھی رنگا رنگ بزم آرائیاں
لیکن اب نقش و نگار طاق نسیاں ہو گئیں

(دیوان غالب، ص ۱۵۰)

"نقش و نگار" (شاعری) جوش ملیح آبادی

"طاق نسیاں" (مضامین) شوکت زیدی

"طاق نسیاں" (شاعری) محمد اقبال خان

"بزم آرائیاں" (طنز و مزاح) محمد خان

یاد کر وہ دن کے ہر اک حلقہ تیرے دام کا
انتظار صید میں اک دیدۂ بے خواب تھا

(دیوان غالب، ص ۳۹)

"دیدۂ بے خواب" (شاعری) راہی قریشی

"دیدۂ بے خواب" (شاعری) ریاض راہی

یہ فتنہ آدمی کی خانہ ویرانی کو کیا کم ہے؟
ہوے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو؟

(دیوان غالب، ص ۱۷۷)

"ہوئے تم دوست جس کے "(ناول ترجمہ) شوکت

نیازی

یا شب کو دیکھتے تھے کہ ہر گوشہ بساط

دامان باغبان و کف گل فروش ہے

(دیوان غالب، ص ۲۲۳)

"کف گل فروش" (شاعری) سیف الدین سیف

"کف گل فروش" (مضامین) فرقت کاکوری

درج بالا اشعار اور کتب کی فہرست یقیناً نامکمل ہے اپنی وسعت کے اعتبار سے یہ موضوع ایک مبسوط مقالے کا متقاضی ہے۔ طوالت سے گریز اور اختصار کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے میں نے ایک مختصر اشاریہ مرتب کر دیا ہے جس کا مقصد قارئین، محققین، ناقدین اور ممدوحین غالب کی توجہ مذکورہ موضوع کی طرف دلانا ہے۔ مرزا غالب ایسے عالمگیر شاعر ہیں جن کی شاعری کئی سو سال گزر جانے کے باوجود جوان ہے اور اس میں نت نئے موضوعات کے شاخسانے پھوٹتے رہتے ہیں، جو ہر دور کے ادبی معیارات اور رجحانات کی نمائندگی کرتے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ شکیل پتافی، ڈاکٹر، پاکستان میں غالب شناسی، ملتان، بیکن ہاؤس، ۲۰۱۴ء، ص: ۷۷۲۔۷۷۱

۲۔ اسد اللہ خاں غالب، مرزا، دیوان غالب (مرتبہ، غلام رسول مہر)، لاہور، شیخ غلا معلی اینڈ سنز پبلشرز، س۔ن، ص: ۲۲۷

۳۔ ماہر القادری، تجزیہ غالب کے رخ، مشمولہ، ماہنامہ، شاعر، بمبئی، مکتبہ قصر الادب، فروری تا مارچ ۱۹۶۹ء، ص: ۹۰

۴۔ الطاف حسین حالی، یادگار غالب، لاہور، مجلس ترقی ادب، ۱۹۶۳ء، ص: ۱۳۸

۵۔ اسد اللہ خاں غالب، مرزا، دیوان غالب، (مرتبہ، غلام رسول مہر)، لاہور، شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز، س۔ن،، ص: ۲۲۳

References in Roman Script:

1. Shakeel Patafi, Doctor, *"Pakistan mein Ghalib Shanasi"*, Multan, Beaconhouse, 2014, pp. 771–772.
2. Asadullah Khan Ghalib, Mirza, *"Deewan-e-Ghalib"* (Murattib: Ghulam Rasool Mehr), Lahore, Sheikh Ghulam Ali & Sons Publishers, s.n., p. 227.
3. Mahir-ul-Qadri, *"Tajziya Ghalib ke Rukh"*, Mashmoola: *"Mahnama Shair"*, Bombay, Maktaba Qasr-ul-Adab, February–March 1969, p. 90.
4. Altaf Hussain Hali, *"Yadgar-e-Ghalib"*, Lahore, Majlis Taraqqi-e-Adab, 1963, p. 138.
5. Asadullah Khan Ghalib, Mirza, *"Deewan-e-Ghalib"* (Murattib: Ghulam Rasool Mehr), Lahore, Sheikh Ghulam Ali & Sons Publishers, s.n., p. 223.